www.novelsclubb.com
فریب تیری ذات کا
از قلم مریم بتول جکھڑ
IG / FB : NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

فریب تیری ذات کا

از قلم

مریم بتول جکھڑ

www.novelsclubb.com

اے راستوں کے مسافر!!"

ملے گی تجھ کو منزل

ذرا صبر سے کام لے

ذرا حوصلہ تو کر۔۔۔۔

وہ اپنی ھی طرز میں گنگناتی ھوئی اُچھلتی کودتی آگے بڑھ رھی تھی۔اُس نے سنہری ڈھیلی ڈھالی سی شرٹ کے نیچے ٹائٹ بلیو جینز پہن رکھی تھی۔بھاری گھنگریالے بھورے بال کمر پر گر رھے تھے۔وہ آگے کھلے سبزہ زار کے قریب پہنچی تھی۔

گراؤنڈ میں فٹ بال کھیلتے اسٹوڈنٹس کو دیکھ کر اُس کے چہرے پر شرارت بھری چمک اُبھری۔وہ اُسی انداز میں اُچھلتی کودتی وہاں اُس گراؤنڈ تک پہنچی تھی۔اور اُن کھیلتے ھوئے اسٹوڈنٹس کے قریب پہنچ کر اُس نے بغیر اُن سے پوچھے اُنھیں جوائن کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہے علما_____ پیچھے رھو۔"اُن میں سے ایک اُسے دیکھ کر بولا۔

مگر وہ فٹ بال اپنے پاؤں کے قریب لے آئی تھی۔اب وہ آگے آگے فٹ بال کو کِک کررھی تھی اور وہ اُس کے پیچھے بھاگتے فُٹ بال لینے کی کوشش کررھے تھے۔علما نے فٹ بال کو اوپر کی طرف کِک کیا تھا۔وہ جانتی تھی کہ یہ گول کی طرف تو ہرگز نہیں جانے والا تھا،بلکہ کسی کے سر میں ھی لگنا تھا۔اور وہ اِسی انتظار میں تھی کہ دیکھتے ھیں کون ھے وہ بدقسمت جسے وہ فُٹ بال لگنے والا تھا۔

مگر جونہی وہ فُٹ بال اُس شخص سے ٹکرایا،علما کی مسکراہٹ غائب ھو گئ۔

اسٹوڈنٹس کا تجسس اُس شخص کو دیکھ کر بڑھ گیا تھا۔

پتھر کے بنچ پر اپنا ایک پاؤں جمائے وہ تسمے باندھ رھا تھا،جب گولی کی سی تیزی سے آتا فٹبال اُسکے سر سے ٹکرایا تھا۔اِس اچانک حملے کے لئے وہ کسی طور بھی تیار نہیں تھا۔

"آہ_____!!

ایک ہلکی سی کراہ کے ساتھ اُس نے اپنے سر کو مسلا تھا۔ جو نہی اُس نے پلٹ کر دیکھا سب لوگ اپنی جگہ پر ساکت ہو چکے تھے۔ اُسکے گردن تک آتے آنکھوں کے ہم رنگ سنہری بال چمک رہے تھے۔ اُسکی آنکھوں میں غصہ نمایاں تھا اور سب جانتے تھے کہ جس نے بھی یہ فٹبال مارا ہے وہ اُس پر کسی بھیڑیے کی طرح حملہ آور ہونے والا تھا۔

"اوہ گاڈ_____ یہ فٹبال بھی اِسی وُولف کو لگنا تھا کیا؟ بیڑا غرق ہو اِسکا۔" علما اُسے دیکھتے ہوئے سر پر ہاتھ رکھے تاسف سے بڑبڑائی۔

"کس نے کیا ہے یہ؟" وہ اپنے اِرد گرد موجود ہر شخص کو کڑی نگاہ سے دیکھتے ہوئے دانت پیس کر بولا۔ جیسے ہی اُسکی نظر خود سے کچھ فاصلے پر کھڑی علما پر پڑی تو اُسکا غصہ بڑھا تھا لیکن پھر وہ غصہ ایک دم تلخ سی مسکراہٹ میں بدل گیا۔

"ہائے ہائے۔۔۔ کیا اِسے پتا چل گیا؟" اُسے چور نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ ایک بار پھر خود سے مخاطب تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہے وُولف ____ یہ سب علما نے کیا ھے۔" اُس نے اپنے پیچھے کھڑے مارک کو کہتے ھوئے سنا۔ علما نے آنکھیں بند کر کے خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔

مارک کی بات سن کر وہ اپنے قریب ھی نیچے پڑا فٹبال اُٹھا کر علما کی طرف بڑھا تھا۔ اُسے قریب آتے دیکھ کر وہ سنجیدگی سے وہیں کھڑی رھی۔

"بہت شوق ھے تمہیں فٹبال کھیلنے کا؟" وہ اُس سے خاصا لمبا تھا اِس لئے کچھ ٹیڑھا ھو کر وہ اُس کے چہرے کو دیکھ کر معصومیت سے بولا۔

"تو پھر ٹھیک ھے۔۔۔" اُسکی آواز بلند ھوئی تھی جیسے سب کو سنا رھا ھو۔ ارد گرد موجود سب اسٹوڈنٹس اُنہیں ھی دیکھ رھے تھے۔ علما نے سرد نگاھوں سے اُسے دیکھا۔ مہک بھی تب ھی وہاں پہنچی تھی۔ اور اُن دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑے دیکھ کر اُس نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

"سب لوگ سن لیں ____ مِس علما مجھ سے مقابلہ کرنا چاھتی ھیں۔۔۔ سو گُڈ۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ھے، اب اگر تم نے فیصلہ کر ھی لیا ھے تو اِس پر

قائم بھی رھنا، کیونکہ اب اگر تم پیچھے ہٹی تو سمجھو ہار گئی۔" وہ جیسے اعلان کرتے ھوئے بولا۔

"کھیل کر بھی ہارنا ھے اور پیچھے ہٹ کر بھی ہارنا ھی ھے کیوں نا علما بنتِ عالم جب بازی ہار کی بازی ھے جو چاھو لگا دو ڈر کیسا؟" علما نے وہیں کھڑے دل ھی دل میں خود سے کہا تھا۔

"لیکن میں ایسا کوئی فیصلہ نہیں۔۔۔۔" اُس نے کہنے کی کوشش کی مگر وہ فوراََ ھی ٹوک گیا۔

"یہ بات تو اب سب جان چکے ھیں کہ تم مجھ سے مقابلہ کرنا چاھتی ھو، اب اِس کے علاوہ کوئی چوائس نہیں ھے تمہارے پاس۔۔۔ سو بی ریڈی (تو تیار رھنا)۔"

ایک جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا وہ فٹبال اُسکے ھاتھ میں تھما کر جا چکا تھا۔ وہاں کھڑے اسٹوڈنٹس نے اونچی آواز میں ہوٹنگ کی تھی۔

"بیسٹ آف لک علما!" ہر کوئی آتے جاتے اُسے مخاطب کر کے یہی کہہ رہا تھا۔

"کاش کہ یہ فٹبال اُس وقت میں نے اپنے ھی سر میں مار لیا ھوتا۔" اُس نے اکتاہٹ سے سوچا۔

"تم نے ایک بار پھر اُسے چھیڑ لیا؟" مہک اُس کے قریب پہنچ کر بولی۔

"اب میں کیا کروں، ساری غلطی اِس فٹبال کی ھے۔۔۔اِس نے بھی اُسی کے سر پر جا کر لگنا تھا۔۔۔اور وہ تو ھے ھی ہنگری وُولف (بھوکا بھیڑیا) اُسے بس شکار چاھئے ھوتا ھے۔" وہ بدمزگی سے بولی۔

"تو پھر اب کیا کرو گی؟"

"کھیلوں گی۔۔۔!! وہ بے بسی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اِس میں اتنا چِڑنے والی بھی کوئی بات نہیں ھے۔۔۔اسپورٹس کی اسٹوڈنٹ ھو تم۔۔۔بہادر بنو۔" مہک مسکرائی تھی۔ وہ اُسکے ساتھ ساتھ چلتی آگے بڑھ رھی تھی۔

"مجھے کوئی خوف نہیں ھے اُسکا۔۔۔مجھے بس نہیں اچھا لگتا وہ۔۔۔اکڑو۔۔۔جن۔۔۔!! وہ دانت پیس کر بولی تھی۔ چہرے کے تاثرات خوفناک حد تک برے تھے۔

"تو میں کون سا تمہارے لئے کوئی پھولوں کی سیج سجا کر تمہیں گراؤنڈ تک لے کر جاؤں گا۔۔۔سڑی ھوئی گاجر۔" وہ اچانک ھی کہیں سے ٹپکا تھا۔ پھر اُس کے عقب سے ھوتا ھوا وہ اُن کے سامنے آکھڑا ھوا۔ علما غصے سے مزید لال ھوئی تھی۔

"گاجر؟ وہ بے یقینی سے اُسے دیکھ رھی تھی۔ اُسکی ساری بات میں اُس نے صرف لفظ گاجر کو ھی نوٹ کیا تھا۔

"اور تم کیا ھو۔۔۔ موٹے بینگن؟" وہ بولی تو وُولف نے ایک نظر اپنے دبلے پتلے نہیں لیکن مناسب سے وجود کو دیکھا تھا۔ وہ کہاں سے موٹا تھا بھلا۔

مہک اُنہیں دلچسپی سے سبزیاں بنتے ہوئے دیکھتی رھی۔

"لگتا ھے تمہاری دوست کا دماغ سٹک گیا ھے مکی۔۔۔" اُس نے پہلی بار اُسے یوں مکی کہا تھا۔۔۔ مہک کو بہت عجیب لگا۔

"اِس کا کوئی علاج ولاج بھی کرواتی ھو یا نہیں۔۔۔؟" وہ اُس سے کیسے دوستانہ انداز میں بات کر رھا تھا۔ مہک نے بس علما کو مسکراہٹ دبا کر دیکھا تھا۔ جو اِس وقت بے حد غصے میں تھی۔

"علاج کی ضرورت تمہیں ھے مسٹر بھیڑیئے۔۔۔۔" اُس نے آخری لفظ اُردو میں کہا تھا۔۔ اُس کا نام وُولف واکر تھا اور وہ اُسکے منہ پر بھی اُسے بھیڑیا ھی کہتی تھی۔

کتنا عجیب تھا نا یہ نام بھیڑیا۔۔۔ اگر جو وُولف اُردو سمجھتا ھوتا۔

"اب میرے راستے سے ہٹو اور انتظار کرو۔۔۔ کھیل شروع ھونے سے لے کر ختم ھونے تک۔"

وہ سرد نگاھیں اُس پر ڈالتی مہک کو لے کر اُسکے قریب سے ھو کر آگے نکل گئی۔ وہ آنکھوں میں الوہی سی چمک لئے اُنہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

★★★★★

وہ اپنے کیبن میں بیٹھی شیشے کی بنی چھوٹی چھوٹی دیواروں سے میکانکی انداز میں باہر دیکھ رھی تھی۔ سامنے لیپ ٹاپ کھلا ھوا تھا۔ کچھ ڈاکومنٹس ایک طرف پڑے تھے۔ وہ آج صبح کا منظر یاد کر رھی تھی۔

www.novelsclubb.com

قیصر صبح جلدی اُٹھا تھا۔ وہ جو پہلے دوپہر کے کسی وقت بستر سے الگ ھوتا تھا وہ آج صبح سویرے ھی جاگا ھوا تھا۔ اور پھر وہ کام کرنے کے لئے سلیقے سے تیار ھوا تھا۔ کافی شاپ میں اُس نے کنزہ کی جگہ خود نوکری شروع کر دی تھی۔

قیصر کے گھر سے جانے کے بعد وہ اُس کے کمرے میں گئی تھی۔اُس کے کمرے سے ہمیشہ کی طرح شراب کی بُو آرھی تھی۔کنزہ نے یکلخت ہی منہ پر ھاتھ رکھا۔سامنے کئی قسم کی خالی بوتلیں بکھری ھوئیں تھیں۔کمرے کی حالت بھی ہمیشہ کی طرح بے ترتیب تھی۔وہاں کھڑے ھونا محال ھورھا تھا۔وہ فوراًھی واپس پلٹ آئی۔

باہر آکر اُس نے چند گہرے سانس لئے تھے۔وہ بالکل نہیں بدلا تھا۔۔۔اُس نے بس کام پر جانا شروع کیا تھا۔۔۔اُس نے اپنی عادتیں نہیں بدلی تھیں۔اُسکے اِس رویے کو وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔وہ اب کنزہ کے ساتھ سخت رویہ نہیں رکھتا تھا۔

اُس وقت اپنے کیبن میں بیٹھے ھوئے بھی بار بار اُسکا ذہن وہیں بھٹک رھا تھا۔

وہ سر جھٹکتے ھوئے دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ھوئی۔

"السلامُ علیکم!!

www.novelsclubb.com

وہ شیشے کی دیوار پر دو انگلیوں سے دستک دے کر اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔

کنزہ نے سیاہ پلکیں اُسکی جانب اُٹھائیں۔وہ بلیو پینٹ کوٹ میں ملبوس اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ اُسکے سامنے کھڑا تھا۔

"وعلیکم السلام"

یہ شخص پہلے کبھی آفس میں دیکھا نہیں تھا اُس نے۔۔۔

"جی؟" وہ سوالیہ نظریں اُٹھائے اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔سامنے کھڑا شخص جیسے ہوش میں لوٹا تھا۔

"اوہ۔۔۔وہ احمد سر نے مجھے کہا کہ آپ کے ڈیزائنز دیکھ لوں۔۔۔کیا آپ مجھے دِکھا سکتی ہیں؟" اُس نے فارمل لہجہ رکھنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

"جی بیٹھئے۔" کنزہ نے اپنے سامنے رکھی کرسی کی جانب اشارہ کیا تو وہ تحمل سے بیٹھ گیا۔

"آپ اپنا تعارف کروانا پسند کریں گے؟" وہ لیپ ٹاپ کی اسکرین پر کچھ ٹائپ کرتی عام سے لہجے میں بولی۔

"میں رضا ھوں۔۔۔احمد کا دوست اور اسسٹنٹ بھی۔"

کوئی بندہ ایسا ھوگا بھی جو احمد سر کا دوست نہیں ھوگا؟ اُس نے ایک پل کے لئے سوچا۔

پھر سر اثبات میں ہلاتے ھوئے لیپ ٹاپ اُسکی جانب گھمایا۔

"تقریباً سارے ڈیزائنز ھی مکمل ھوچکے ھیں مگر ابھی کام پورا نہیں ھوا۔۔۔تو آپ کو جو بھی خامی نظر آئے وہ مجھے بتادیجئے گا، میں ٹھیک کردوں گی۔"

رضا نے سر کو خم دیا پھر لیپ ٹاپ کی طرف جھکا غور سے دیکھتا رھا۔

تب تک وہ اپنے ڈاکومنٹس کی طرف متوجہ تھی۔

رضا نے سارے ڈیزائنز دیکھ لئے تو وہ فائل بند کرتا لیپ ٹاپ اُسکی طرف بڑھانے والا تھا مگر پھر رُکا۔

اُسکی نظر اُسکے والپیپر پر پڑی تھی۔وہاں سیاہی تھی۔۔۔بھرپور سیاہی اور اُس سیاہی میں ایک وجود گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا۔جیسے شکست تسلیم کرنے پر گھٹنوں کے بل بیٹھا جاتا ھے۔اُسکے ھاتھ میں آدھی کڑی تھی۔۔۔یوں لگتا تھا جیسے آدھی توڑی گئی ھو۔اور پھر اُسکی نظر کونے میں جلتی اُس روشنی کی طرف گئی۔اُس روشنی میں اُس کڑی کا دوسرا حصہ تھا۔وہ روشنی اُس سے بہت دور تھی۔یوں لگتا تھا اُس تک پہنچنے میں برسوں بیت جائیں گے۔یہ خود پینٹ کیا گیا والپیپر تھا۔رضا نگاھیں چھوٹی کرکے چندپل اسکرین کو دیکھتا رھا۔پھر جیسے خیال آنے پر اُس نے کنزہ کو دیکھا۔

اُسکے چہرے پر تھکن کے آثار ظاہر تھے۔وہ ڈاکومنٹس پر سر جھکائے بس اُنہیں دیکھ ھی رھی تھی۔

رضا اُس پر سے اپنی نظریں نہیں ہٹا سکا۔ اُسکا چہرہ حجاب میں قید تھا۔ سیاہ آنکھیں اُسکی دودھیا رنگت پر بے حد جچتی تھیں۔

رضا نے سانس بحال کرنے کی کوشش کی۔ پھر لیپ ٹاپ اُسکی طرف موڑا۔

"سب کچھ پرفیکٹ ھے بالکل۔۔۔ یہاں تک کہ مجھے لگتا ھے کہ آپ کو اِنہیں مزید ایڈیٹ کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کہاں سے سیکھا آپ نے یہ کام؟"
وہ واقعی اُس کے کام سے متاثر ھوئے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔

"سب کچھ پرفیکٹ نہیں ھوتا۔۔۔ اور میں اِسی فیلڈ سے ھوں۔۔۔ مسٹر رضا، تو مجھے کیسے یہ کام نہیں آتا ھوگا؟" وہ ہلکا سا مسکرائی۔ اوہ یاررر۔۔۔ کتنی اچھی لگتی تھی وہ مسکراتے ھوئے۔ رضا نے خود کو بے بس پایا۔ مگر اگلے ھی پل احمد کی بات ذہن میں آتے ھوئے اُسکے کان کھڑے ھوئے تھے۔

"جس دن تم اپنا ٹھرک پن آفس ساتھ لے کر آؤ گے رضا۔۔۔اُس دن اِس دنیا میں تمہاری کوئی جگہ نہیں رہے گی، تمہارے یہاں رہنے کا بھی کسی کو کوئی فائدہ تو ہے نہیں۔"اُس نے ایک کڑوا تھوک نگلا تھا۔

"اب ایسی خوبصورت لڑکیوں کو کیوں رکھتا ہے یہ اپنے آفس میں بھلا؟"اُس نے بے بسی سے سوچا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر۔۔۔۔آپ جا سکتے ہیں۔"کنزہ نے اُسے کہیں دوسرے خیالوں میں گم ہوتے دیکھ کر کہا۔

"اوہ ہاں ٹھیک ہے پھر۔۔۔چلتا ہوں۔"وہ ذرا سا مسکرایا۔اور پھر کنفیوز سا باہر نکل گیا۔

کنزہ نے اُسے اِسطرح جاتے دیکھ کر شانے اُچکائے تھے۔

اگلے ہی لمحے وہ دروازہ کھٹکھٹاتا دوبارہ اندر داخل ہوا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ آپ کا والپیپر۔۔۔بہت خوبصورت ھے۔مجھے لگا آپ نے خود بنایا ھے؟"وہ اپنا سادہ سا معصوم چہرہ اُسکی جانب متوجہ کئے بولا۔

کنزہ کے نکھرے نکھرے چہرے پر ایک سایہ لہرایا تھا۔دل پر جیسے ھاتھ پڑا تھا۔

"تھینکس۔"وہ بس اتنا ھی کہہ پائی۔تو وہ مسکراتے ھوئے دوبارہ باہر نکل گیا۔

اُسکے جانے کے بعد وہ کتنی ھی دیر ساکت بیٹھی رھی تھی۔کیا لوگوں کو ہر وہ چیز خوبصورت لگتی ھے جو سامنے والے کے لئے بھیانک ھو۔۔۔؟

کیا وہ تکلیف جس سے ایک شخص گزر رھا ھے وہ دوسرے کے لئے راحت کا باعث ھے؟لوگ سیاہی میں خوبصورتی ڈھونڈ سکتے ھیں مگر کیا کسی نے خوشی میں غم تلاشنے کی کوشش کی ھے؟سیاہ آنکھوں میں نمی چمکی تھی۔

★★★★★

لمحہ لمحہ قضا لگتا ھے

تیرا چھوڑ جانا بھی وفا لگتا ھے۔۔۔۔

اُسکا ماننا تھا کہ بہت دیر تک کسی چیز کے بارے میں سوچتے رھنا ہمیں اُس چیز سے بیزار کر دیتا ھے۔ایک اللہ ھے اور دوسرا محبوب۔۔۔جن کے بارے میں جتنا سوچا جائے انسان اُن کے اُتنا ھی قریب رھتا ھے۔جس سے دور جانے کے لئے دل نہ مانے اُس سے دور نہیں جانا چاھئے۔۔۔اور کسی کے قریب رھنے کے لئے اُسکے وجود کا ھونا لازم نہیں ھے۔

اُسکی یاد ہمیں اُسکے قریب رکھتی ھے۔

وہ اپنے اِسی فلسفے پر عمل کیا کرتا تھا۔اور پورے وثوق سے کیا کرتا تھا۔

احمد جبریل۔۔۔۔سرمئی نگاھوں والا خوبصورت نوجوان!!

جس کی زندگی کے کئی پہلو تھے۔۔۔جس کی شخصیت محدودیت کو نہیں جانتی تھی۔

وہ شخص ہر کسی کے لئے ایک جیسا نہیں تھا۔اُسکے کئی مقاصد تھے۔

"تم زندگی کو کس نظر سے دیکھتے ھو؟" سوال اپنے آپ سے تھا تو جواب بھی خود ھی دینا تھا۔

"اگر اپنی بات کروں تو زندگی کو دیکھنے کا نظریہ بہت الگ ھے۔۔۔نہ مثبت نہ منفی۔

ہماری زندگی ایک کنویں کی طرح ھے جو پیاسے کو پانی دیتا ھے اور لوگوں کی ضرورت پوری کرتا ھے۔اور یہ جتنا ضروری ھوتا ھے اُتنا ھی خطرناک بھی۔زندگی کبھی بھی محض مثبت یا محض منفی نہیں ھو سکتی۔اِن دونوں چیزوں کو ساتھ لے کر چلنا پڑتا ھے۔اگر آپ بہت مثبت ھیں اور آپ کبھی منفی ھو ھی نہیں سکتے تو آپ اِس دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتے۔"

اُس نے خود کو بتایا تھا۔وہ بول نہیں رھا تھا، یہ اُسکا دماغ تھا جو بول رھا تھا۔

"کیا ھو گا اگر جو تم منفی زندگی کو مثبت سے ملا کر چلنے لگو؟" یہ اُسکی اپنی سوچ تھی جو اُسکی اپنی سوچ کے خلاف بولتی تھی۔

"میں مکس اپ کرنے والا شخص نہیں ھوں۔ جہاں جس جگہ جو بھی چیز اپلائی ھوتی ھے، وہاں وہی چیز اپلائی کرنے والا بندہ ھوں میں۔ مجھ سے کوئی ھمیشہ اچھے کی اُمید نہیں لگا سکتا۔ اور نہ ھی کوئی مجھ سے ہر بار بُرے کی اُمید رکھ سکتا ھے۔۔۔ میں وہ کرتا ھوں جو مجھے ٹھیک لگے۔" سُرمئی نگاھوں کا ارتکاز دور کہیں بہت دور جا رھا تھا۔

اُسے یہ وقت بہت کم ملتا تھا جب وہ یوں اپنے آپ سے مخاطب ھوتا تھا۔ اور اُس بہت کم سے وقت میں بھی بہت کچھ سمو آیا تھا۔

اِسی اثنا دروازے پر دستک دے کر وہ اندر داخل ھوا تھا۔ احمد اُسکی جانب گھوما۔ رضا اب اُسے نئے بنائے گئے ڈیزائنز کی معلومات دے رھا تھا۔

رضا شروع سے ھی اپنے کام کو لے کر بہت مخلص رھا تھا۔ اُسکی قابلیت دن بدن مزید بہتر ھو رھی تھی۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ احمد کے سامنے کرسی پر بیٹھا تھا۔

"کچھ دن بعد میں کام کے سلسلے میں اسلام آباد جا رھا ھوں، میرے بعد یہاں کا چارج تم سنبھالو گے، تمہارے ساتھ میر گیلانی بھی مدد کے لئے موجود رھیں گے۔ اسلام آباد سے پھر سید ھا لندن جانا ھے تو وقت لگ جائے گا۔اِس لئے بہت احتیاط سے کام کرنا۔ باقی ساری معلومات تمہیں میر گیلانی دے دیں گے۔" وہ سنجیدہ انداز میں اُسے بتا رھا تھا۔ رضا نے منہ بسور کر اُسے دیکھا۔ اپارٹمنٹ میں ھوتا تو شاید وہ انکار کے لئے کئی بہانے ڈھونڈتا مگر یہ آفس تھا اور وہ آفس میں کبھی بھی اُسکا دوست نہیں رھا تھا۔ وہ ہمیشہ اُسکا باس ھی ھوتا تھا۔

"لیکن میں کیسے سنبھال سکتا ھوں اتنا سب۔۔۔" اُس نے ہلکی سی آواز میں کہنا چاہا۔

"یہ تمہاری ذمہ داری ھے رضا۔۔۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا تمہیں آنا چاھئے۔۔۔ اب جا سکتے ھو تم۔" احمد نے اُسی سنجیدگی سے کہا اور پھر نظریں لیپ

www.novelsclubb.com

ٹاپ پر جمالیں۔رضا بے دلی سے اُٹھ کر چلا گیا۔اُسکے جانے کے بعد وہ چند پل یوں ھی دروازے کو دیکھتا رھا۔

★★★★★

وہ اُس وقت باہر گراؤنڈ میں پریکٹس کرر ھی تھی۔اُس کے ساتھ مہک،ایلون اور میریکل تینوں تھے۔وہ اُن کے ساتھ فُٹ بال کھیلنے کی پریکٹس کرر ھی تھی۔۔۔اُسے کسی بھی حال میں اِس مقابلے کو جیتنا تھا۔

وہ ٹریک سوٹ میں ملبوس تھی، گھنگریالے بھورے بالوں کی پونی ٹیل کرر کھی تھی۔اُسکے برعکس مہک معمول کے مطابق سیاہ گاؤن پہنے سر پر حجاب لپیٹے ھوئے تھی۔

مہک کبھی بھی اسپورٹس سے منسلک نہیں رھی تھی۔یہ تو علما تھی جو اُسے زبردستی گھسیٹ لائی تھی۔

تمہیں کیا لگتا ھے۔۔۔ تم اِسے جیت لو گی؟" قریب ھی سے اتاش کی آواز اُس تک پہنچی تھی۔وہ سامنے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا اُسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔اُسے دیکھ کر وہ رُکی اور فٹبال ھاتھ میں لئے اُس کے مقابل جا کھڑی ھوئی۔وہ پُراعتماد انداز میں اُسے دیکھ رھی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ھے؟" اور ھمیشہ کی طرح اُس نے پہلے اُسکا خیال جاننا پسند کیا تھا۔وہ اگر کہہ دیتا کہ ھاں تم جیت سکتی ھو تو وہ جیتنے کی ہر ممکن کوشش کرتی،اور وہ اگر کہہ دیتا کہ تم نہیں کر سکتی تو وہ کبھی کوشش ھی نہ کرتی جیتنے کی۔

"مجھے لگتا ھے کہ تمہیں اپنی قابلیت پر یقین ھونا چاھیئے۔" وہ اُسکی اُنکھوں میں دیکھتے ھوئے بولا۔

"تو پھر مجھے لگتا ھے کہ مجھے اپنی قابلیت پر یقین ھے۔" وہ مسکرائی اور پھر دوبارہ اُن کے ساتھ فٹبال پریکٹس کرنے لگی۔

"تم بھی آجاؤ۔۔۔" اُس نے اتاش سے کہا۔

اب وہ بھی اُن میں شامل ھو چکا تھا۔

اچانک پریکٹس کے دوران ھی فٹبال مہک کے ماتھے پر لگنے کی وجہ سے وہ لڑکھڑائی تھی۔اور پھر ساتھ ھی وہ قریب پتھر کے بنچ سے ٹکرائی تھی۔وہ کراہ کر رہ گئی۔

"ہے مہک۔۔۔مکی تم ٹھیک ھو؟"ایلون اُس طرف بڑھا تھا۔وہ تینوں بھی اُس طرف بھاگے تھے۔

"ھاں میں ٹھیک ھوں۔۔۔"وہ اُسکے قریب ھی بیٹھا تھا۔مہک نے فوراً سید ھے ھونے کی کوشش کی،وہ نہیں چاھتی تھی کہ وہ اُسے ھاتھ بھی لگاتا۔

ایلون اُسکے یوں اُٹھنے پر خود بھی پیچھے ھو گیا تھا۔

"تمہارے تو ماتھے سے خون آ رھا ھے۔۔۔"علما نے فوراً اپنے ٹریک سوٹ کی جیب سے ایک چھوٹی سی پٹی نکال کر اُسکے ماتھے پر رکھی۔وہ حفاظتی طور پر اِسے ساتھ ھی رکھتی تھی۔

"سوری مہک۔۔۔میری وجہ سے ھوا یہ سب۔"ایلون نے اُسے دیکھتے ھوئے معذرت کی۔وہ اِس لئے کہہ رہا تھا کیونکہ اُسی کے کِک کرنے کی وجہ سے ھی فٹبال تیزی سے مہک کو لگا تھا۔جس کی وجہ سے وہ لڑکھڑا کر گری تھی۔اور پھر وہ تو پہلی بار فٹبال کھیل رھی تھی۔

"نہیں میں ٹھیک ھوں۔۔۔بس تھوڑا سا خون ھی رس رہا ھے،زیادہ درد نہیں ھے۔"مہک اب اپنی جگہ پر کھڑی تھی۔

"تم لڑکیاں بھی نا۔۔۔کتنی کمزور ھوتی ھو۔۔۔"اسی اثنا کسی کی افسوس سے بھرپور آواز نے اُنہیں اپنی طرف متوجہ کیا۔وہ درخت سے ٹیک لگائے سینے پر ھاتھ باندھے اُنہیں ھی دیکھ رہا تھا۔

"مجھے بھی تو لگا تھا نا۔۔۔لیکن میری بات الگ ھے،میں لڑکا ھوں،مضبوط ھوں۔۔۔اِتنی جلدی نہیں گرتا،خیر مجھے خوشی ھوئی کہ تم آج مقابلے میں آؤ گی،

www.novelsclubb.com

اچھی طرح پریکٹس کر کے آنا۔۔۔مقابلہ کرنے میں اور بھی مزہ آئے گا۔" وہ آخر میں ایک شیطانی مسکراہٹ علما کی طرف اُچھالتا واپس پلٹ گیا۔

"اِس کو تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔ سمجھتا کیا ھے خود کو۔" اِس سے پہلے کہ وہ کوئی چیز پکڑ کر اُسے پھر سے دے مارتی اتاش نے علما کو مضبوطی سے پکڑ کر روکا تھا۔

"کیا کر رھی ھو۔۔۔جانے دو اُسے، جو بھی کرنا ھوا مقابلے کے دوران کرنا۔"

"اچھا میرے خیال سے مجھے ابھی چلنا چاھیئے۔۔۔آپ لوگ پریکٹس جاری رکھیں۔" مہک نے کہا تو علما ایک بار پھر اُس طرف متوجہ ھوئی۔

"کہو تو میں بھی چلتی ھوں تمہارے ساتھ۔۔۔"

"نہیں میں ٹھیک ھوں بس۔۔۔تم کھیل پر توجہ دو۔۔۔یہ مقابلہ جیتنا ھے تمہیں۔" وہ مسکرائی۔

ایلون ابھی بھی اُسے مجرموں کی طرح دیکھ رہا تھا۔

وہ علما کو بیسٹ آف لک کہہ کر چلی گئی، وہ سب پھر سے پریکٹس کرنے میں مصروف ھو چکے تھے۔

★★★★★

"کوئی اچھی سی بات بتادیں اماں_____کہ میرا دل ہلکا ھو جائے۔۔۔ایسے لگے کہ جیسے کچھ ھوا ھی نہیں۔"

وہ لیپ ٹاپ سامنے رکھے چائے بناتے ھوئے اُن سے ویڈیو کال پر مخاطب تھی۔

"لیکن ھوا کیا ھے؟"اُن کی آواز اُبھری تھی۔

"کچھ نہیں۔۔۔بس یونہی بیزاریت محسوس ھو رھی ھے۔۔۔کسی چیز میں دل نہیں لگ رھا۔"

اُنھوں نے ہولے زے مسکرا کر گہرا سانس لیا۔

"دیکھو مہک۔۔۔ ہمیشہ سے ایک ہی مسئلہ رہا ہے انسان کا اِس دنیا میں ____ اور وہ ہے خواہش۔۔۔ کسی بھی شے کو پا لینے کی خواہش۔ جب انسان کی زندگی خواہشات میں اُلجھ جاتی ہے نا، تب وہ پڑتا ہے مصیبت میں۔ کتنے ہی لوگ آئے اور اپنی خواہشات کو پروان چڑھاتے چڑھاتے اِس دُنیا سے چلے بھی گئے۔ لیکن ہوا کیا؟ کون اپنی آرزو کو لئے ہمیشہ جیتا رہا؟ کچھ لوگوں نے جو چاہا اُسے پا لیا۔۔۔ کچھ لوگوں کی خواہشیں ادھوری رہ گئیں۔۔۔ مگر کیا ہوا کہ جنہوں نے پا لیا وہ بھی مر گئے اور جو نہ پا سکے اُنہیں بھی جانا پڑا۔ اور پھر ہم تو اپنے آپ سے یہ بھی نہیں کہہ پاتے کہ۔۔۔ یہ زندگی ہے پاگل، ہمیشہ تھوڑی نہ رہے گی۔۔۔ کیوں پریشان ہوتے ہو؟ ہم کبھی خود سے یہ کہہ ہی نہیں پائے، دل سے اجازت ہی نہیں ملی، نہ کبھی ہماری آرزوؤں کا پردہ ہٹا اور نہ ہی ہم کبھی سچائی کو دیکھ پائے۔" وہ بولتی رہیں اور وہ چائے کو کپ میں انڈیلتے ہوئے اُنہیں بغور سنتی رہی۔

www.novelsclubb.com

"ہم انسانوں کا تو المیہ ھی یہ ھے۔ حقیقت کو جانتے ھوئے بھی اُس سے منہ موڑ لینا۔اور یہی وجہ ھے کہ انسان کبھی خوش نہیں رہ پایا۔" وہ کہہ کر خاموش ھو گئیں۔

"مگر اماں____انسان حقیقت کو تسلیم کر کے بھی کہاں خوش رہتا ھے؟ ہم تو کسی بھی حال میں خوش نہیں ھیں۔" مہک اب لیپ ٹاپ کی اسکرین کے سامنے اسٹول پر بیٹھ گئی تھی۔اُسکے چہرے پر فسوں طاری تھا۔

"یہ کیا ھوا؟ تمہارے چہرے پر یہ نشان کیسا ھے؟" اُن کی نظر سب سے پہلے اُس چوٹ پر گئی تھی۔

"اوہ یہ۔۔۔وہ فٹبال لگنے کی وجہ سے تھوڑی سی چوٹ آئی ھے لیکن اب ٹھیک ھے۔" وہ ماتھے پر لگی چوٹ پر ھاتھ رکھ کر بولی۔

"دھیان سے کھیلا کرو۔۔۔بلکہ کیا ضرورت ھے فٹبال کھیلنے کی تمہیں۔" وہ خفا ھوئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ایسی کوئی بات نہیں ہے اماں۔۔۔اصل میں علما کا مقابلہ ہے آج فٹبال کا،اِسی لئے اُس کے ساتھ پریکٹس کر رہی تھی تو اچانک ہی بس گر گئی اور بنچ سے سر ٹکرا گیا۔"اُس نے وضاحت کی۔

"چلو آئندہ خیال کرنا۔"

"آپ بتائیں نا جو بتا رہی تھیں۔۔۔ہم کبھی بھی خوش کیوں نہیں رہ پاتے؟"اُس نے بات کا رُخ دوبارہ وہیں موڑا۔

"ہم یہاں اِس دنیا میں خوش رہنے کے لئے تو نہیں آئے____ھمیں یہاں خوش رہنے کے لئے تو بھیجا ہی نہیں گیا ہے مہک۔۔۔ھمیں بھیجا گیا ہے راضی رہنے کے لئے۔۔۔ہر حال میں راضی رہنے کے لئے،پھر چاہے کچھ بھی ہو جائے۔"وہ اسکرین پر اُبھرتی مہک کی تصویر کو دیکھتے ہوئے کہہ رہیں تھیں۔

"زندگی ہمیں راضی رہنے کا موقع کب دیتی ہے اماں؟"وہ بے حد اُلجھی ہوئی لگ رہی تھی۔

"زندگی ہمیں ہر موڑ پر راضی رہنے کے مواقع دیتی ہے بیٹے۔۔۔جب جب ہم پر مصیبت آتی ہے، جب جب ہم تکلیف سے گزرتے ہیں، زندگی ہمیں موقع دیتی ہے، صبر کرنے کا۔جب جب ہمیں خوشی ملتی ہے، زندگی ہمیں موقع دیتی ہے، شکر کرنے کا۔ہماری زندگی میں دو ہی تو چیزیں ہیں، ایک خوشی اور دوسرا غم۔ جب بھی یہ دو چیزیں ہماری زندگی میں آتی ہیں، زندگی ہمیں موقع دے رہی ہوتی ہے۔پھر یہ ہم پر منحصر کرتا ہے کہ ہمیں راضی رہنا ہے یا خلاف ورزی کرنی ہے۔۔۔اللہ بہت حکمت والا ہے مہک، اُس نے انسانوں کو بنایا ہے تو وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اِن سے کیسے نمٹنا ہے۔" زرنا اماں نے کہہ کر آخر میں اثبات میں سر ہلایا جیسے واقعی اپنی بات کی تصدیق کر رہی ہوں۔

"میں شاید ابھی اُس مقام تک نہیں پہنچی کہ بے نیاز ہو جاؤں۔۔۔ہر چیز سے۔" وہ گہری نظروں سے کی بورڈ کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جب اُس مقام تک پہنچو گی تو بے نیازی خود بخود ہی آ جائے گی۔۔۔ مگر یاد رکھنا، اِس قدر بھی بے نیاز نہ ھو جانا کہ تمہارے اندر کا انسان مر جائے، اللہ بے نیاز ھے اور انسان میں اللہ کی صفات کا ھونا غنیمت ھے، مگر ایک حد تک۔"اُن کی بات اُسکے ذہن میں بیٹھ رھی تھی۔اُس نے اثبات میں سر ہلاتے ھوئے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

اور اب اپنا آج کا سارا وقت وہ اُنہی کی باتوں کو سوچنے میں لگانے والی تھی۔

★★★★★

اور وہ وقت آ گیا تھا جب اُسے میدان میں اُترنا تھا۔اُسکے ساتھ اُسکی ٹیم میں ایلون، میریکل، اتاش، ایلینور اور کچھ اور دوست بھی شامل تھے۔ جبکہ مخالف سمت وُولف واکر تھا اور اُسکے ساتھ، ووکس، مائیکل، ہیزل، ایمیلیا اور اُسکے گروپ کے چند اور لڑکے تھے۔

وہ دونوں ھی میدان کے درمیان ایک دوسرے کے مقابل سینے پر ھاتھ باندھے کھڑے تھے۔

"ھاں تو ابھی فیصلہ کر لیتے ھیں۔اگر تم ہاری تو تم اگلے ایک مہینے تک کلاس روم میں نہیں جاؤ گی اور اُس ایک مہینے میں تمہیں ہر روز مجھے ایک چاکلیٹ دینا پڑے گی۔۔۔اور اگر میں ہارا تو مجھے بھی یہی کرنا ھو گا۔بولو منظور ھے؟" وہ اپنی ازلی شریر مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"دیکھو وُولف! نہ تو تم بچے ہو کہ چاکلیٹ کھاؤ گے اور نہ ھی میں اتنی لائق ھوں کہ مجھے ایک مہینے کے لئے کلاس سے غیر حاضر رہنا پڑے۔۔۔تو بہتر یہی ھو گا کہ اپنی شرائط کو بدل دو۔" وہ چہرے پر معصومیت لاتے ھوئے بولی۔ارد گرد کھڑے تمام اسٹوڈنٹس نے اُسکی بات پر قہقہہ لگایا تھا۔وُولف نے اُسے تیکھی نظروں سے دیکھا۔

"ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں میری شرائط پسند نہیں ہیں تو خود ہی بتا دو، مجھے تمہاری ہر شرط قبول ہو گی۔" اُسکی آنکھوں میں ایک بار پھر وہی چمک آچکی تھی۔

"اگر تم ہارے تو تمہیں مجھے میری ٹیم کو مائیکل کے ہوٹل پر مفت میں کھانا کھلوانا پڑے گا اور اگر ہم ہار گئے تو ہم تمہیں کھلائیں گے۔" وہ شانے اچکا کر بولی۔

"بہت ہی کوئی سستی شرط رکھی ہے۔۔۔ چلو مان لیتا ہوں۔" وہ جیسے بے دلی سے بولا۔

اور گیم شروع ہو چکی تھی۔ علا کے پاس کِک تھی۔ اُس نے فٹبال اتاش کی طرف پھینکا تھا۔ وہ اُسے دوسری جانب لے جا رہا تھا۔ دوسری ٹیم کے ڈیفینڈرز بہت اچھے تھے۔ وہ اِن کو فٹبال گول کیپر تک لے جانے ہی نہیں دے رہے تھے۔

بہت دیر تک وہ بس فٹبال کو ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے کھلاڑی تک بھیجتے رہے۔

"اتاش تمہیں فٹبال ہیزل کے قریب لے جا کر آگے کِک کرنا ھو گا۔" علما نے فٹبال اتاش کی طرف پھینکا تھا۔ وہ اُسے لے کر آگے جانے والا تھا مگر ووکس نے اُسے دھکا دیا تھا وہ نیچے جا گرا۔۔۔ فٹبال اب وُولف کے پاس جا پہنچا تھا۔ اُس نے اُسے ایمیلیا کی جانب پھینکا۔ اُسی پل ایلون نے ایک جھٹکے سے فٹبال اُس سے لیا۔ اُس نے فٹبال کو ایک زوردار کِک کیا تھا جس کے ساتھ ھی وہ خود بھی گراؤنڈ پر گرا تھا۔ فٹبال مائیکل (گول کیپر) نے روک لیا تھا، اور یوں اسے گراؤنڈ میں دوبارہ پھینکتے ھوئے وہ نیچے گرا تھا۔ مگر علما نے اُسی وقت پھر سے فٹبال کو کِک کیا۔ اِس بار وہ تیار نہیں تھا۔ وہ فٹبال روک نہیں پایا تھا۔ علما کی ٹیم کا ایک گول ہو چکا تھا۔

وہ بہت خوش ھوئی تھی، اُس نے اپنے ٹیم میٹس کے ساتھ ھاتھ ملائے تھے۔

ہجوم میں اچانک ھی شور مچ گیا تھا۔ وُولف واکر نے بالوں میں ھاتھ پھیرا۔ ایک اور راؤنڈ شروع ہو گیا تھا۔ دونوں ٹیمیں صرف اور صرف جیتنے کے لئے کھیل رھی تھیں۔

www.novelsclubb.com

کسی ایک کے جیتنے میں ابھی وقت باقی تھا۔اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وُولف کی ٹیم نے بھی ایک گول کر لیا تھا۔وقت سرکتا جا رہا تھا۔

مقابلہ اپنے اختتام کو پہنچنے والا تھا۔۔اور یہ آخری گول تھا جو جس کی قسمت میں ھوتا وہ جیت جاتا۔دونوں ٹیموں کے اب تک کے گول برابر ھو چکے تھے اور یہ آخری گول تھا۔کیونکہ وقت ختم ھونے والا تھا۔

"ھمیں کسی بھی حال میں اِسے جیتنا ھے۔" علما نے اپنی ٹیم سے کہا تھا۔

اور وہ چار بار فٹبال نیٹ کی جانب پھینک چکے تھے لیکن مائیکل ایک بہت اچھا کیپر ثابت ھوا تھا۔۔اُس نے ایک بار بھی گول نہیں ھونے دیا تھا۔

وُولف نے فٹبال اپنی طرف پھیرا۔وہ ایک اچھا کھلاڑی تھا وہ کسی کو اپنے قریب تک نہیں آنے دے رہا تھا۔وہ فٹبال دوسری طرف لے جا چکا تھا۔اُسی لمحے اتاش خود کو گراؤنڈ پر گھسیٹتے ھوئے وہ فٹبال اُس سے لے گیا۔اُس نے وہ فٹبال علما کو پھینکا تھا۔علما اُسے واپس دوسری جانب لے آئی تھی۔ایمیلیا اُس کے قریب آ چکی

تھی۔اِس سے پہلے کہ وہ اُس سے فٹبال لے پاتی علما نے فٹبال ایلون کی طرف پھینکا تھا۔اور اگلے ہی لمحے ایلون نے فٹبال نیٹ میں پھینکا۔۔۔مائیکل کے ہاتھ فٹبال تک نہیں پہنچ پائے تھے۔وہ پَچ کر نیچے گرا تھا۔اور اِسی کے ساتھ آخری سیکنڈ بھی ختم ہوا تھا۔

علما کی ٹیم جیت چکی تھی۔وہ سب ھی خوشی سے کود رھے تھے۔ایک دوسرے سے مل رھے تھے۔اسٹوڈنٹس کا ہجوم تالیوں اور چیخوں سے جھوم اُٹھا تھا۔

علما بہت خوش تھی لیکن اب یہ وقت تھا وُولف کو اکڑ دِکھانے کا۔وہ اُس کے سامنے فاتحانہ انداز میں آ کھڑی ھوئی تھی۔وہ بھی اُسے چبھتی نظروں سے دیکھ رھا تھا لیکن اِس سے بڑھ کر یہ کہ وہ نا چاھتے ھوئے بھی مسکرا رھا تھا۔

"ھاں تو مسٹر وُولف واکر!!

علما نے اُسکے کندھے کو اپنے ھاتھ کی انگلیوں سے جھاڑا۔

"کیسے مزاج ہو رہے ہیں؟اوہ سوری۔۔۔ہار کے بعد کے احساس اور مزاج کیسے ہو سکتے ہیں بھلا۔۔۔۔ لیکن یقین جانو تو مجھے واقعی بہت مزہ آیا تم سے مقابلہ کر کے۔ مضبوط مرد کے ساتھ مقابلہ کر کے۔" وہ اُسے چڑا رہی تھی۔

"اب شرط پوری کرنے کا وقت آگیا ہے۔" علما نے مسکراتے ہوئے کہا۔اُسے دل میں ٹھنڈ پڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

"ہاں بالکل۔۔۔ مجھے بھی بہت مزہ آیا۔۔۔اور ہاں اب میں اپنا وعدہ پورا کروں گا۔۔۔ضرور کروں گا۔" وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

"تو پھر دیر کیسی۔۔۔چلو گائیز۔۔۔ہمیں مائیکل کے ہوٹل جانا ہے۔" وہ جوش سے اپنی ٹیم کو پکارتی آگے بڑھ گئی۔

★★★★★

"بہت اچھا لگا آپ سے مل کر تائی۔۔۔آپ بھی کبھی چکر لگائیں نا گاؤں کا۔" وہ اُن سے سر پر پیار لیتا جانے کے لئے تیار کھڑا تھا۔

اسد صبح ھی اُس سے مل کر آفس کے لئے نکل چکا تھا۔

"ھاں ضرور۔" فاطمہ خاتون نے مسکراتے ھوئے بس اتنا ھی کہا تھا۔

"چلتا ھوں۔۔۔خیال رکھئے گا اپنا۔" اُس نے کہا اور پھر جانے کے لئے قدم بڑھائے۔

"اچھا اماں۔۔۔وہ جاتے ھوئے ذرا انا کو بھی پیغام دیتے جانا کہ اب گھر آ جائے، صبح سے اصطبل گئی ھوئی ھے، اِسے گھوڑوں سے ھی فرصت نہیں۔"

اُن کے کہنے پر اُس نے اثبات میں سر ہلایا۔

دروازے کے قریب کھڑے کریم نے اُسے سلام کیا تھا۔وہ سر کو خم دیتا آگے بڑھ گیا۔

سفید گھوڑے کے قریب لکڑی کے بنے تختے پر بیٹھی وہ سادہ شلوار قمیض میں ملبوس تھی، دوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا۔ سیاہ بالوں کو چوٹی میں گوندھے اُس کے گلابی چہرے پر سیاہ موٹی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

"احمد بھائی کو یاد کر رہے ہو نا۔۔۔ میں بھی بہت یاد کر رہی ہوں اُنہیں۔ ہم دونوں بالکل ایک جیسے ہیں شاہو۔۔۔ ہم دونوں ہی احمد بھائی سے محبت کرتے ہیں، اور دونوں ہی اُن کے بغیر نہیں رہ سکتے۔" وہ گھوڑے کے سفید چمکتے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے چہرے پر تبسم سجائے ہوئے تھی۔

"اور ہم دونوں ہی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں احمد بھائی ملے۔۔۔ ورنہ ہماری زندگی کتنی بے معنی سی ہوتی نا شاہو؟

اچھا ایک بات تو بتاؤ؟ تم تب کیا محسوس کر رہے تھے جب وہ تمہیں زخمی حالت میں اُٹھا لائے؟" وہ بولی۔ سیاہ آنکھیں خالی تھیں۔

گھوڑے نے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔ اُسے لگا جیسے وہ بتانا نہیں چاہتا۔

"ٹھیک ھے۔۔۔میں اصرار نہیں کر رھی، مجھے اندازہ ھے کہ تمہیں کیسا محسوس ھو رھا ھو گا۔" وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

تب ہی کسی کے قدموں کی آہٹ نے اُسے متوجہ کیا تھا۔

وہ آخور کے قریب کھڑا اُسے ھی دیکھ رھا تھا۔

"تائی تمہیں بلا رھی تھیں۔" انا کے دیکھنے پر وہ فوراً ھی بولا۔

"کہہ رھی تھیں کہ اِن گھوڑوں سے فرصت ھی نہیں تمہیں۔" وہ ایک بار پھر بولا۔ وہ مسکرائی تھی۔

"تمہیں ایک اور بات مل گئی مجھے چِڑانے کے لئے۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ھے، تم ہر وقت بس یہی کیوں سوچتی ھو کہ میں تمہیں تنگ کرنے آتا ھوں؟"

"کیونکہ تم ہر بار بس یہی کرنے آتے ھو الماان۔" اُسکا لہجہ عام تھا۔

www.novelsclubb.com

"جانتا ھوں کہ شاہو سے بہت محبت کرتی ھو تم۔۔۔احمد بھائی کا گھوڑا ھے وہ۔۔۔اُن کی غیر موجودگی میں اسے وقت تو دینا ھی ھے تمہیں۔" وہ شاید آج پہلی بار اُس سے سلیقے سے بات کر رھا تھا۔

"تمہیں کیا ھوا؟ ٹھیک تو ھو تم؟" انا کے پوچھنے پر وہ بس ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"میں تو بس اِس لئے پوچھ رھی تھی کہ عموماً تمہاری خیریت کا اندازہ تمہاری باتوں سے ھوتا ھے۔" وہ کن اکھیوں سے اُسے دیکھتے ھوئے بولی تو وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"اس قدر جاننے لگی ھو تم مجھے کہ باتوں سے ھی خیریت معلوم کرلیتی ھو۔۔۔؟ قسم سے ایسی فکر تو میرے گھر والے بھی میری نہیں کرتے۔" اور اُس کا انداز لوٹ آیا تھا۔انا نے نظریں گھمالیں۔ بھلا یہ انسان بھی کبھی سدھر سکتا ھے؟ اس نے بے اختیار ھی سوچا۔

"اچھا چلو اب جاؤ۔۔۔یا پھر مجھے گھر چھوڑ کر ھی جاؤ گے۔۔۔؟ بلکہ رہنے دو، ھمیشہ کی طرح مجھے ھی جانا ھوگا، تم تو ایک جگہ ھی ایلفی لگا کر جم جاتے ھو۔"

وہ بولی اور پھر شاہو کے سر پر ھاتھ پھیرتی باہر جانے لگی۔

مگر اُسی لمحے کریم بھاگتا ھوا اصطبل میں داخل ھوا تھا۔وہ بے حد بوکھلایا ھوا لگ رھا تھا۔انا اُسے دیکھ کر وہیں رُک گئی تھی۔

"کیا ھوا کریم چچا؟ آپ ٹھیک تو ھیں؟" وہ تیزی سے آگے بڑھ کر پوچھنے لگی۔

الماان بھی اُس طرف بڑھا تھا۔

"وہ۔۔۔انا بیٹی۔۔۔وہ فاطمہ بی کو گاؤں سے فون آیا ھے۔۔۔ابراہیم چوہدری کو قتل کر دیا گیا ھے۔" کریم پھولے ھوئے سانس لئے کہہ رھا تھا۔قدموں کے نیچے سے زمین سرکنے لگی تھی۔۔۔الماان کو لگا جیسے اُس نے کچھ غلط سنا ھے۔انا نے منہ پر ھاتھ رکھ کر بمشکل اپنی چیخ کو روکا تھا۔

"آپ۔۔۔آپ کو پتا بھی ھے کہ آپ۔۔۔کیا کہہ رھے ھیں کریم چچا؟" الماں نے کریم چچا کو بازوؤں سے تھام کر خشک ھوتے لبوں سے کہا تو آواز جیسے کسی کھائی سے آتی ھوئی محسوس ھوئی تھی۔

"میں سچ کہہ رھا ھوں الماں صاحب۔۔۔" کریم سر جھکائے بس اتنا ھی کہہ پایا تھا۔ سانسیں رُک جانا کسے کہتے ھیں الماں ابراھیم کو اُس لمحے محسوس ھوا تھا۔

انا کی آنکھوں میں نمی دوڑنے لگی تھی۔ وہ بغیر کچھ کہے تیزی سے بھاگتی ھوئی اصطبل سے باھر نکل گئی۔ اُسکا تنفس بگڑنے لگا تھا۔ اتنے مصائب سے آزادی حاصل کر لینے کے بعد۔۔۔ مشکلات کو دور کر کے اُن سے پیچھا چُھڑا لینے کے بعد اور سکون کے چند سانس لینے کی چاہ کے بعد اب اُنھیں خبر بھی ملی تو کونسی۔۔۔؟ موت کی خبر۔۔۔؟

★★★★★★

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔